# نمازعیدادا کرلینے والے کا نمازِ عید میں امامت کرنا

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

میرا سوال یہ ہے کہ اگر میں نے عیدالفطر کی نماز امام کے پیچھے پڑھ لی اور بعد میں کچھ اور مقتدی آئے تو کیا میں ان مقتدیوں کی امامت کر سکتا ہوں؟

## جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایک بار نمازِ عید کا واجب ادا کرنے کے بعد آپ دیگر افراد کی امامت نہیں کر سکتے، اور نہ ان افراد کی آپ کے پیچھے اقتدا درست ہوگی کہ آپ کی نماز نفل ہوگی اور ان افراد کی نماز واجب ہوگی تو یوں قوی کی ضعیف پر بنیاد رکھنا لازم آئے گا جو کہ درست نہیں۔

نوٹ: یہ بھی یاد رہے کہ! عید کی امامت ہر کوئی نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لیے بھی جمعہ کی امامت کی طرح مخصوص شرائط ہیں لہذا اگر مثلا عید کی نماز ہو جانے کے بعد چند لوگ آئے جنہوں نے عید کی نماز ادا نہیں کی تھی، لیکن ان میں سے کوئی بھی عید کی امامت کی شرائط پر پورا نہیں اترتا، تو اب اگرچہ ان ہی میں سے کوئی ایک امام بن جائے اور بقیہ لوگ اس کی اقتدا میں نماز ادا کریں تو اس طرح عید کی نماز نہیں ہوگی۔

درمختار میں ہے "(و) لا (ناذر) بمتنفل "ترجمہ: اور نہ منت ماننے والا نفل پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "(قولہ ولا ناذر بمتنفل) لأن النذر واجب فیلزم بناء القوي علی الضعیف" ترجمہ: منت والا، نفل والے کی اقتدا اس لیے نہیں کرسکتا کہ منت واجب ہے تو قوی کی ضعیف پر بنا لازم آئے گی۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج 1، ص 580، دارالفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "دیکھو نص فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے نہ پڑھے تو دوسرے امام کے پیچھے پڑھے۔۔۔ مگر یہ ضرور ہے کہ جو امام عیدین وجمعہ کے لئے مقرر ہو اسے بھی فوت ہوئی ہو کہ امامت کے لئے امام معین مل سکے اور اگر مقرر کردہ امام سب پڑھ چکے اور بعض لوگ رہ گئے تو یہ بیشک نہیں پڑھ سکتے۔" (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 580، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "جمعہ وعیدین کی امامت پنجگانہ کی امامت سے بہت خاص ہے، امامت پنجگانہ میں صرف اتنا ضرور ہے کہ امام کی طہارت ونماز صحیح ہو، قرآن عظیم صحیح پڑھتا ہو، بدمذہب نہ ہو، فاسق معلن نہ ہو، پھر جو کوئی پڑھائے گا نماز بلاخلل ہوجائے گی بخلاف نماز جمعہ وعیدین کہ ان کے لئے شرط ہے کہ امام خود سلطان اسلام ہو یا اس کا ماذون، اور جہاں یہ نہ ہوں تو بضرورت جسے عام مسلمانوں نے جمعہ وعیدین کا امام مقرر کیا ہو کما فی الدرالمختار وغیرہ (جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے) دوسرا شخص اگر کیسا ہی عالم وصالح ہو ان نمازوں کی امامت نہیں کرسکتا اگر کرے گا نماز نہ ہوگی۔ (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 569، 570، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3837

تاریخ اجراء: 19 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/17 مئی 2025ء